ازعدالتِ عظمیٰ[1]

تاریخ فیصلہ:22مارچ،1995

این کنھیچیکو حاجی (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

بنام

دی سٹیٹ آف کیرلہ ودیگراں

[کے رامسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

تعلیم

کیرلہ کے تعلیمی قواعد:

قوائد 2 اور 2-A- نئے اسکولوں کا قیام اور درجہ بلند کرنا-درجہ بلندی کے لیے درخواست-نوٹیفکیشن-درخواست گزار کا نام فہرست میں نہیں—اسکول کا پرائمری سے اپر پرائمری میں درجہ بلند کرنے کے بعد کے احکامات-اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا جس نے ایک بار دوبارہ غور نہ کرنے سے انکار کر دیا تھا- قرار پایا: ذائل نہیں کیا گیا- عملی طریقہ کار اپنانا- تعلیمی ترغیبات کی حوصلہ افزائی کی ضرورت- قانونی اقدامات کی خلاف ورزی نہیں۔

مشق وطریقہ کار:

حد بندی- قانونی نمائندوں کو حد کے مدت ریکارڈ پر نہ لانا-بڑے مفاد کو مد نظر رکھا جائے- عملی پیچیدگیوں اور تکنیکی امور کو اصل مقصد پر حاوی نہیں ہونا چاہیے۔

اپیل گزار ایک پرائمری اسکول چلا رہا تھا۔ حکومت نے نئے اسکولوں کے قیام یا موجودہ اسکولوں کی درجہ بلندی کے لیے درخواستیں طلب کیں۔ اپیل کنندہ نے اپنے پرائمری اسکول کا اپر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

پرائمری اسکول میں درجہ بلند کرنے کے لیے درخواست دی۔ حکومت نے اس کی منظوری دی، لیکن شیڈول میں اپیل کنندہ کے نام کو اپنے اسکول کی درجہ بلندی کے لیے جگہ نہیں ملی۔ اس کے بعد حکومت نے احکامات جاری کیے جس میں اپیل کنندہ کے نام کو جگہ ملی۔ اس حکم کو تحریری درخواست میں اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ چونکہ اس کے پہلے نوٹیفکیشن کے ذریعے درخواستیں پہلے ہی خارج کر دی گئی ہیں، اس لیے حکومت کے پاس بعد میں منظوری دینے کا کوئی دائرہ اختیار یا اختیار نہیں تھا۔ متنازعہ حکم کو سنگل جج نے کالعدم قرار دے دیا اور اپیل پر ڈویژن بنچ نے اس کی تصدیق کی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا: 1.1 جی او کے بیان سے یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ درخواستوں کو تفصیلی غور کے لیے موخر کر دیا گیا ہے۔ بعد کے مرحلے میں عوامی ہدایت کے ڈائریکٹر نے اس طرح کی درخواست پر تفصیل سے غور کیا تھا اور اس علاقے میں موجود تعلیمی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان جگہوں پر اسکولوں کی منظوری کی سفارش کی تھی۔ اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے اسکول کی درجہ بلندی کی منظوری دی گئی۔

1.2 حکومت نے اسکول چھوڑنے والے بچوں سے بچنے کے لیے اسکول کو درجہ بلند کرنے کی اجازت مفادِ عامہ میں دی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ کیرلہ میں خواندگی کا فیصد سب سے زیادہ ہے۔ تب بھی ملاپورم ضلع کو تعلیم میں پسماندہ ضلع پایا گیا اور حکومت نے محسوس کیا کہ ضلع کو تعلیمی ترغیبات کے لیے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ نتیجے کے طور پر، تعلیمی ضرورت حقیقی پائی گئی۔ لہٰذا، جب حکومت نے یہ ضروری پایا تھا کہ موجودہ اسکول کو اپر پرائمری اسکول میں درجہ بلند کرنے کی ضرورت ہے، تو حکومت کو اپنے قانونی اختیارات کا استعمال کرنے کی اجازت ہونی چاہیے جب تک کہ وہ بدنیتی پر مبنی یا طاقت کا غلط استعمال نہ ہو اور درجہ بلندی دینے میں غیر معمولی حقائق پر جائز نہ ہو۔

2.2 عدالت عالیہ نے کوئی نتیجہ ریکارڈ نہیں کیا کہ متنازعہ جی او اقتدار کے کسی بھی بدنیتی پر مبنی استعمال سے ذائل ہوتا ہے۔ ڈائریکٹر عوامی ہدایت کے معاملے کی جانچ پڑتال اور سفارش کرنے کے بعد حکومت نے نظر ثانی شدہ جی او جاری کیا تھا۔ چونکہ قواعد کے دفعات 2 اور 2(A) کے تحت مطلوبہ طریقہ کار کے اقدامات پر عمل کیا گیا ہے، اس لیے اس سلسلے میں مطلوبہ قانونی اقدامات کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3. یہ حقیقت کہ حکومت خود کو ایک اپیل کنندہ کے طور پر منتقل کرنے کے لیے آگے آ رہی ہے، واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ علاقے میں پرائمری اسکول کو اپر پرائمری اسکول کے طور پر درجہ بلند کرنے کی شدید تعلیمی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو تعلیم کا بنیادی حق حاصل ہے۔ لہٰذا، کمسن بچوں کے وسیع تر مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے، عملی پیچیدگیوں اور تکنیکی امور کو اصل مقصد پر غالب نہیں آنے دینا چاہیے۔ اس تناظر میں، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل اس حقیقت کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے کہ اپیل کنندہ کے قانونی نمائندوں کو حد کے اندر ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2044، سال 1979۔

ڈبلیو اے نمبر 299، سال 1977 میں کیرلہ عدالت عالیہ کے 6.2.1979 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ان کے ساتھ ٹی ایل وشوناتھ آئیر اور ای ایم ایس انم۔

ریاست کے لیے ایم اے فیروز۔

جواب دہندہ کے لیے این سدھاکرن۔

مداخلت کار کے لیے ان کے ساتھ جی وشوناتھ آئیر، پی وی سریندرن، دلیپ پلئی اور پی کیشو پلئی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ اپیل کیرلہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ڈبلیو اے نمبر 77/299 تاریخ 6.2.79 کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل گزار کنانم میں A.M.L.P اسکول کے نام سے ایک پرائمری اسکول چلا رہا تھا۔ کیرلہ ایجوکیشن قواعد کے باب V کے قائدہ 2 میں تجویز کردہ طریقہ کار کے مطابق، نئے اسکولوں کے قیام یا موجودہ اسکولوں کی درجہ بلندی کی ضرورت پر اعتراضات طلب کیے گئے ہیں۔ نوٹیفکیشن 4 جولائی 1975 کو جاری کیا گیا تھا جس میں نئے اسکولوں کے قیام یا موجودہ اسکولوں کی درجہ بلندی کے لیے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس کے مطابق، اپیل کنندہ نے اپنے پرائمری اسکول کو اپر پرائمری اسکول میں درجہ بلند کرنے کے لیے درخواست دی۔ حکومت نے 18.10.1975 پر منظوری دی تھی لیکن شیڈول میں اپیل کنندہ کے نام کو اس کے اسکول کی درجہ بلندی کے لیے جگہ نہیں ملی۔ حکومت نے جی او ایم ایس نمبر 76/116، تاریخ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

21.6.1976 میں احکامات جاری کیے جس میں اپیل کنندہ کا نام آئٹم 5 کے طور پر اس کے اسکول کو اپر پرائمری اسکول کے طور پر درجہ بلند کرنے کے لیے جگہ ملتی ہے۔ مدعاعلیہ نے آرٹیکل 226 کے تحت او پی دائر کر کے درجہ بلندی کی منظوری دینے والے حکومت کے حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں یہ دعوی کیا گیا تھا کہ چونکہ 18.10.1975 پر نوٹیفکیشن جاری کر کے درخواستیں پہلے ہی خارج کر دی گئی ہیں، اس لیے حکومت کے پاس متنازعہ جی او کے تحت منظوری دینے کا کوئی دائرہ اختیار یا اختیار نہیں ہے۔ اس کا عالم واحد جج کے حق میں پایا گیا اور اسی کے مطابق اسے کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

دیکھا جائے گا کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو اس عدالت نے معطل کر دیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ حکومت کی طرف سے 21.6.1976 پر منظوری دیے جانے کے بعد سے درجہ بلند شدہ اسکول کو چلانا جاری رکھے ہوئے ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اسکول کی درجہ بلندی کی منظوری حکومت کی طرف سے مناسب طریقے سے دی گئی تھی۔ جی او کی تلاوت سے یہ دیکھا جائے گا کہ کچھ درخواستوں کو تفصیلی غور کے لیے موخر کر دیا گیا ہے۔ بعد کے مرحلے میں عوامی ہدایت کے ڈائریکٹر نے اس طرح کی درخواست پر تفصیل سے غور کیا تھا اور اس علاقے میں موجود تعلیمی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان جگہوں پر اسکولوں کو منظوری دینے کی سفارش کی تھی۔ اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے اسکول کی درجہ بلندی کی منظوری دی گئی۔ عدالت عالیہ میں دائر جوابی بیان حلفی میں، یہ خاص طور پر کہا گیا تھا کہ مدعاعلیہ اسکول اور اپیل کنندہ کے درمیان فاصلہ تقریباً $2\frac{1}{2}$ کلومیٹر ہے۔ جی او مزید ظاہر کرتا ہے کہ:

" حکومت نے محسوس کیا کہ علاقے کننھم کو یو پی اسکول کی ضرورت ہے۔ چونکہ نئے اسکول کو کھولنے یا موجودہ اسکول کا درجہ بلند کرنے کے لئے کسی خاص اسکول کو مطلع نہیں کیا گیا تھا اس لئے A.M.L.P.S کننمم کی درجہ بلندی کے خلاف ان کے اعتراضات کے بارے میں عرضی کی سماعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ تاہم، اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر، تنور نے منیجر، A.M.U.P.S کانہیراکولے کے اعتراضات موصول ہونے پر موقع پر جانچ کی۔

منیجر کے اس بیان پر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس یو پی اسکول کی بقا بنیادی طور پر فیڈر اسکولوں پر منحصر ہے۔ اس وقت کنزانم کے علاقے سے کنہیراکول آنے والے شاگردوں کو سیلاب زدہ کھیت کو عبور کرنا پڑتا ہے جو چھوٹی عمر کے چھوٹے بچوں کے لیے بہت تکلیف دہ ہے۔ اس تکلیف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی وجہ سے بہت سے شاگرد جنہوں نے فیڈر اسکولوں میں ایل پی اسکول کی تعلیم مکمل کر لی ہے اپنی تعلیم بند کر دیتے ہیں۔ یہ حقیقت کہ کنہیرا کولے اسکول میں تعداد میں کمی آئے گی، کنموانم علاقے کے بچوں کی تکلیف کو نظر انداز کرنے کی وجہ نہیں ہو سکتی۔"

اس حکم نامے میں حکومت نے اسکول چھوڑنے والے بچوں سے بچنے کے لیے اسکول کو درجہ بلند کرنے کی اجازت مفادِ عامہ میں دی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ کیرلہ میں خواندگی کا فیصد سب سے زیادہ ہے۔ اس کے باوجود ملاپورم ضلع کو تعلیم میں پسماندہ ضلع پایا گیا اور حکومت نے محسوس کیا کہ ضلع کو تعلیمی ترغیبات کے لیے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔ نتیجے کے طور پر، تعلیمی ضرورت حقیقی پائی گئی۔ واضح رہے کہ اس عدالت اور عدالت عالیہ میں دائر جوابی بیان حلفی میں یہ کہا گیا تھا کہ $2\frac{1}{2}$ کلو میٹر کے فاصلے کی وجہ سے چھوٹے بچے باہر نکل رہے ہیں کیونکہ کھیتوں کو عبور کرنے کے علاوہ کوئی سیدھا راستہ نہیں ہے جس کی وجہ سے بچوں کو گاؤں سے مدعاعلیہ کے زیر انتظام اسکول تک سفر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ لہذا، جب حکومت نے یہ ضروری پایا کہ موجودہ اسکول کو اپر پرائمری اسکول میں درجہ بلند کرنے کی ضرورت ہے، تو ہم سوچتے ہیں کہ حکومت کو اپنے قانونی اختیارات کا استعمال کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے جب تک کہ وہ بدنیتی پر مبنی یا طاقت کا رنگین استعمال نہ ہو اور درجہ بلندی دینے میں غیر معمولی حقائق پر جائز نہ ہو۔

سینئر وکیل، شری وشوناتھ آئیر نے دعوی کیا ہے کہ اپیل کنندہ کا انتقال 1983 میں ہوا اور 1994 میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے درخواست دی گئی تھی، اور بے حد تاخیر کی کوئی مناسب وضاحت نہیں ہے۔ لہذا، قانون کی نظر میں اپیل زیر التواء نہیں ہے کیونکہ اپیل ختم ہو چکی ہے۔ تکنیکی طور پر دلیل درست ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مدعاعلیہ کا اس معاملے میں کوئی ذاتی مفاد ہے۔ چونکہ چھوٹے بچوں کے تعلیمی مفاد کو پورا کرنے کی عوامی ضرورت موجود ہے، اس لیے تکنیکی پہلوؤں کو اس معاملے پر غور کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ مزید برآں، حکومت خود اپیل کنندہ کے طور پر خود کو منتقل کرنے کے لیے آگے آئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے ڈویژن بنچ کے سامنے سنگل جج کے حکم کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی، اور نہ ہی اس عدالت میں کوئی اپیل دائر کی۔ یہ حقیقت کہ حکومت خود کو ایک اپیل کنندہ کے طور پر منتقل کرنے کے لیے آگے آ رہی ہے، واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ علاقے میں پرائمری اسکول کو اپر پرائمری اسکول کے طور پر درجہ بلند کرنے کی شدید تعلیمی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو تعلیم کا بنیادی حق حاصل ہے۔ لہذا، طریقہ کار کے کوب ویب کو پورا کرنے میں چھوٹے بچوں کی وسیع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تر دلچسپی کو مدنظر رکھا جانا چاہیے اور تکنیکی پہلوؤں کو اس میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔اس تناظر میں، ہم مدعاعلیہ کی اس دلیل کو خارج کرتے ہیں کہ اپیل اس حقیقت کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے کہ اپیل گزار کے قانونی نمائندوں کو حد کے اندر ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے۔اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے اور انہیں قانونی نمائندوں کے طور پر منتقل کیا جاتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ 18 اکتوبر 1975 کے جی او میں لکھا گیا ہے کہ نامکمل یا عیب دار درخواستیں خارج کر دی گئیں جیسا کہ عدالت عالیہ نے نوٹ کیا ہے۔اعتراض شدہ جی او کی تلاوتوں میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ سمیت کچھ درخواستوں کو مزید جانچ کے لیے واپس رکھا گیا تھا۔ حکومت نے یہ بھی پایا کہ نئے اسکول قائم کرنے یا موجودہ اسکولوں کو درجہ بلند کرنے کی ضرورت ہے۔اس طرح اپیل کنندہ کے اسکول کی درجہ بلندی دے کر تعلیمی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ بھی ریکارڈ نہیں کیا کہ متنازعہ جی او اقتدار کے کسی بھی بدنیتی پر مبنی استعمال سے خراب ہوتا ہے۔ڈائریکٹر عوامی ہدایت کے معاملے کی جانچ پڑتال کرنے اور سفارش کرنے کے بعد، حکومت نے نظر ثانی شدہ جی او جاری کیا تھا۔ چونکہ قواعد کے دفعات 2 اور 2 (A) کے تحت دوبارہ درکار طریقہ کار کے اقدامات پر عمل کیا گیا ہے، ہمیں اس سلسلے میں مطلوبہ قانونی اقدامات کی کوئی خلاف ورزی نہیں ملتی ہے۔اس لیے اپیل کی اجازت ہے۔عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں تحریری درخواست خارج ہو جاتی ہے۔ان حالات میں، فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پورے وقت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

تمام درخواستوں کو اس فیصلے کی روشنی میں نمٹا دیا گیا سمجھا جائے گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document